از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 11 ستمبر 1964

کلکٹر آف کامروپ ودیگراں

بمقابلہ

کاماکھیارام بروہ ودیگراں

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس اور جے سی شاہ جسٹسز)

آسام اراضی (طلبگار و حصول) ایکٹ (آسام 25، سال 1948) کی ذیلی دفعہ 3، 4 اور 11-دائرہ کار۔

ڈیفنس آف انڈیا قاعدہ 1939 کے قاعدہ 75A کے تحت جواب دہندگان کی زمین اور اس پر عمارت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جب یہ مطالبہ کا حکم چل رہا تھا، تو آسام اراضی (طلبگار و حصول) ایکٹ (آسام 25، سال 1948) کی دفعہ 4 کے تحت زمین اور عمارت کے حصول کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ بعد میں یہ محسوس کرتے ہوئے کہ دفعہ 4 کے تحت اختیارات کا استعمال صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب دفعہ 3 کے تحت درخواست کا حکم موجود ہو، اس نقص کو درست کرنے کے لئے درخواست کا حکم جاری کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ حصول کے حکم سے پہلے کی تاریخ سے نافذ العمل ہو۔ مدعا علیہان نے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت ریفرنس کے لئے درخواست دی اور ماتحت جج جس کے پاس ریفرنس بنایا گیا تھا اور ہائی کورٹ نے اپیل پر اس حصول کو غیر قانونی قرار دیا۔ سپریم کورٹ میں دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ غیر قانونی ہونے کے باوجود قانون کی دفعہ 11 کے تحت حاصل کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حاصل کرنے کے حکم کو بچایا گیا ہے۔

حکم ہوا کہ: یہ اختیار جو دفعہ 4 کے تحت استعمال کیا جا سکتا تھا وہ واضح طور پر زمین کے حصول کا اختیار ہے جو دفعہ 3 کے تحت طلب کیا گیا تھا اور اس دفعہ کے تحت حصول کا

کوئی مؤثر حکم نہیں تھا۔ اس لئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت حاصل کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حصول کا کوئی مؤثر حکم نہیں تھا۔ لہذا دفعہ 11 حصول کے جواز کے بارے میں اٹھائے گئے اعتراض کی برقراری پر پابندی نہیں تھی۔[267H: 268A].

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیلیں نمبر 414-412، سال 1962.

اپیلیں ہائی کورٹ آسام کے 10 فروری 1958 کے فیصلے میں اصل ڈگری نمبرات 10 تا 21 سال 1953 کے خلاف ہے۔

نونیت لال، درخواست گزار نمبر 1 اور 2 (تمام اپیلوں میں)۔ اپیل نمبر 3 (تمام اپیلوں میں) کے لئے بی سین اور بی آر جی کے آچار۔ جواب دہندگان کے لیے (تمام اپیلوں میں) بہار الاسلام اور آر گوپال کرشنن۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا

جسٹس شاہ۔ یہ تین اپیلیں آسام لینڈ (ریکوئزیشن اینڈ ایکوزیشن) ایکٹ، 1948 کی دفعہ 4 کے تحت آسام ریاست کے کامروپ کے کلکٹر کے ذریعہ شروع کی گئی کچھ حصول کی کارروائی کے جواز کے بارے میں ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں۔

ہم ان اپیلوں سے نمٹتے ہوئے وہ حقائق بیان کر سکتے ہیں جو اپیل نمبر 412، سال 1962 کو جنم دیتے ہیں۔ اس اپیل کے جواب دہندگان گوہاٹی کے بھرلو مکھ میں زمین کے ایک پلاٹ کے مالک ہیں، جس پر ایک رہائشی عمارت کھڑی ہے۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز 1939 کے قاعدہ 75A کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت ہند نے 1943 میں دفاعی افواج کے استعمال کے لئے زمین اور عمارت کا مطالبہ کیا تھا۔ درخواست کی تاریخ سے زمین اور عمارت حکومت ہند کے قبضے میں رہی۔ کامروپ کے کلکٹر نے 9 فروری، 1949 کو آسام (طلبگار و حصول) قانون کی دفعہ 4 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے زمین اور عمارت کے

حصول کا حکم جاری کیا، 1948 ایکٹ اس بار حکومت ہند کے ذریعہ دیا گیا درخواست کا حکم برقرار تھا۔ اس کے بعد 4 اگست 1949 کے حکم کے ذریعہ کلکٹر نے آسام ایکٹ 1948 کی دفعہ 3 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے زمین کی مانگ کی اور حکم دیا کہ درخواست 7 فروری 1949 سے نافذ العمل ہو۔ کلکٹر نے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مدعا علیہان کو ادا کیے جانے والے معاوضے کا جائزہ لیا۔ مدعا علیہان نے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت سول کورٹ میں ریفرنس کے لئے درخواست دی اور ساتھ ہی کلکٹر کے اختیار کو چیلنج کیا کہ وہ اس طرح سے زمین حاصل کرے جس طرح اس نے کیا تھا۔ گوہاٹی کے ماتحت جج، جن کے پاس ریفرنس دائر کیا گیا تھا، نے کہا کہ مدعا علیہان کی زمین اور عمارت کا کوئی جائز حصول نہیں تھا۔ تاہم انہوں نے معاوضے کا جائزہ لیا جو جواب دہندگان کو ادا کیا جائے گا اگر حصول درست تھا۔ آسام ہائی کورٹ میں دائر اپیل میں ماتحت جج کی جانب سے جاری کردہ حکم کی تصدیق کی گئی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ حصول غیر قانونی ہے۔ ریاست آسام نے ہائی کورٹ کے منظور کردہ سرٹیفکیٹ کے ساتھ یہ اپیل دائر کی ہے۔

مدعا علیہان کی زمین اور عمارت کا حصول حصول اراضی ایکٹ 1، سال 1894 کے تحت نہیں کیا گیا تھا، بلکہ آسام اراضی (طلبگار و حصول) ایکٹ، 1948 کی دفعات کے تحت کیا گیا تھا۔ یہ قانون، جیسا کہ دیباچہ میں کہا گیا ہے، مخصوص مقاصد کے لئے احاطے اور زمین کے حصول اور تیزی سے حصول کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ دفعہ 3 کے تحت اگر صوبائی حکومت یا صوبائی حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں مجاز کسی بھی شخص کی رائے میں، فراہمی اور خدمات کو برقرار رکھنے کے لئے، کمیونٹی کی زندگی کے لئے ضروری ہے یا رہائش، ٹرانسپورٹ، مواصلات، آبپاشی یا نکاسی آب کی مناسب سہولیات فراہم کرنے کے لئے، زمین کا حصول ضروری ہے، صوبائی حکومت یا مجاز شخص تحریری طور پر ایسا کر سکتا ہے اور اس طرح کے مزید احکامات جاری کر سکتا ہے

جو اسے یا درخواست کے سلسلے میں ضروری یا مناسب معلوم ہوں۔ سیکشن 4 بلحاظ ذیلی سیکشن (1) میں کہا گیا ہے:

"جہاں دفعہ 3 کے تحت کوئی زمین طلب کی گئی ہو تو صوبائی حکومت اس کا استعمال یا اس کے ساتھ اس طرح سے لین دین کر سکتی ہے جو اسے مناسب معلوم ہو اور ایسی زمین کو سرکاری گزٹ میں شائع کر کے حاصل کر سکتی ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت نے اس دفعہ کے تحت ایسی زمین حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے:

"جہاں مذکورہ بالا نوٹس سرکاری گزٹ میں شائع ہوتا ہے، تو جس دن نوٹس شائع کیا گیا ہے اس دن اور اس کے آغاز سے ہی مطلوبہ زمین اور احاطے صوبائی حکومت کے پاس ہوں گے اور ایسی زمین کے حصول کی مدت ختم ہو جائے گی۔

دفعہ 4 کے تحت زمین حاصل کرنے کا اختیار، ذیلی دفعہ (1) کے بغور مطالعہ سے واضح ہے، جہاں دفعہ 3 کے تحت زمین حاصل کی گئی ہے، استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کے برعکس نہیں۔ موجودہ معاملے میں، زمین کے حصول کا حکم پہلی بار دیا گیا تھا اور ممکنہ طور پر چونکہ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ یہ حکم ناقص اور غیر منظم تھا، اس لئے 4 اگست، 1949 کو ایک حکم جاری کر کے اس کو درست کرنے کی کوشش کی گئی، جس کا اطلاق 7 فروری، 1949 سے ہوا۔ اس مصلحت کے ذریعہ، حصول کے غیر قانونی حکم کی توثیق نہیں کی جا سکتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ جس تاریخ کو دفعہ 4 کے تحت تحویل کا حکم جاری کیا گیا تھا، اس وقت یہ زمین دفاعی افواج کے استعمال کے لئے طلب کی جا رہی تھی۔ درخواست کا یہ حکم آسام ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت نہیں بلکہ ڈیفنس آف انڈیا رولز، 1939 کے رول 75A کے تحت پاس کیا گیا تھا۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت پچھلی درخواست جو

حصول کے حکم کی تاریخ پر تھی، آسام کی صوبائی حکومت کو ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت مدعاعلیہان کی زمین حاصل کرنے کا کوئی اختیار نہیں دے سکتی تھی۔

اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ حصول میں غیر قانونی ہونے کے باوجود، حصول کے حکم کو آسام ایکٹ کی دفعہ 11 کے ذریعہ بچایا گیا تھا، جس میں کہا گیا ہے:

اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کردہ کسی بھی فیصلے یا حکم کو کسی بھی عدالت میں سوالیہ نشان نہیں بنایا جائے گا، اس ایکٹ کے تحت یا اس کے تحت حاصل کردہ کسی بھی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کوئی فیصلہ یا حکم زیر بحث نہیں آئے گا۔

تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دفعہ 4 کے تحت مدعاعلیہان کی زمین کے حصول کا حکم اس ایکٹ کے ذریعہ یا اس کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دیا گیا تھا۔

دفعہ 4 کے تحت جو طاقت استعمال کی جا سکتی تھی وہ واضح طور پر زمین حاصل کرنے کی طاقت ہے۔

جو دفعہ 3 کے تحت طلبی کے تحت ہے، اور اس دفعہ کے تحت درخواست کا کوئی مؤثر حکم نہیں ہے، دفعہ 11 حصول کے جواز پر اٹھائے گئے اعتراض کی برقراری پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ لہٰذا ہائی کورٹ نے ہمارے فیصلے میں یہ کہنے کا حق حاصل کیا تھا کہ اس کا حصول غیر قانونی تھا۔

اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document